



امریکہ کے صدارتی امیدوار

بارک اوباما
اور
جان میک کین

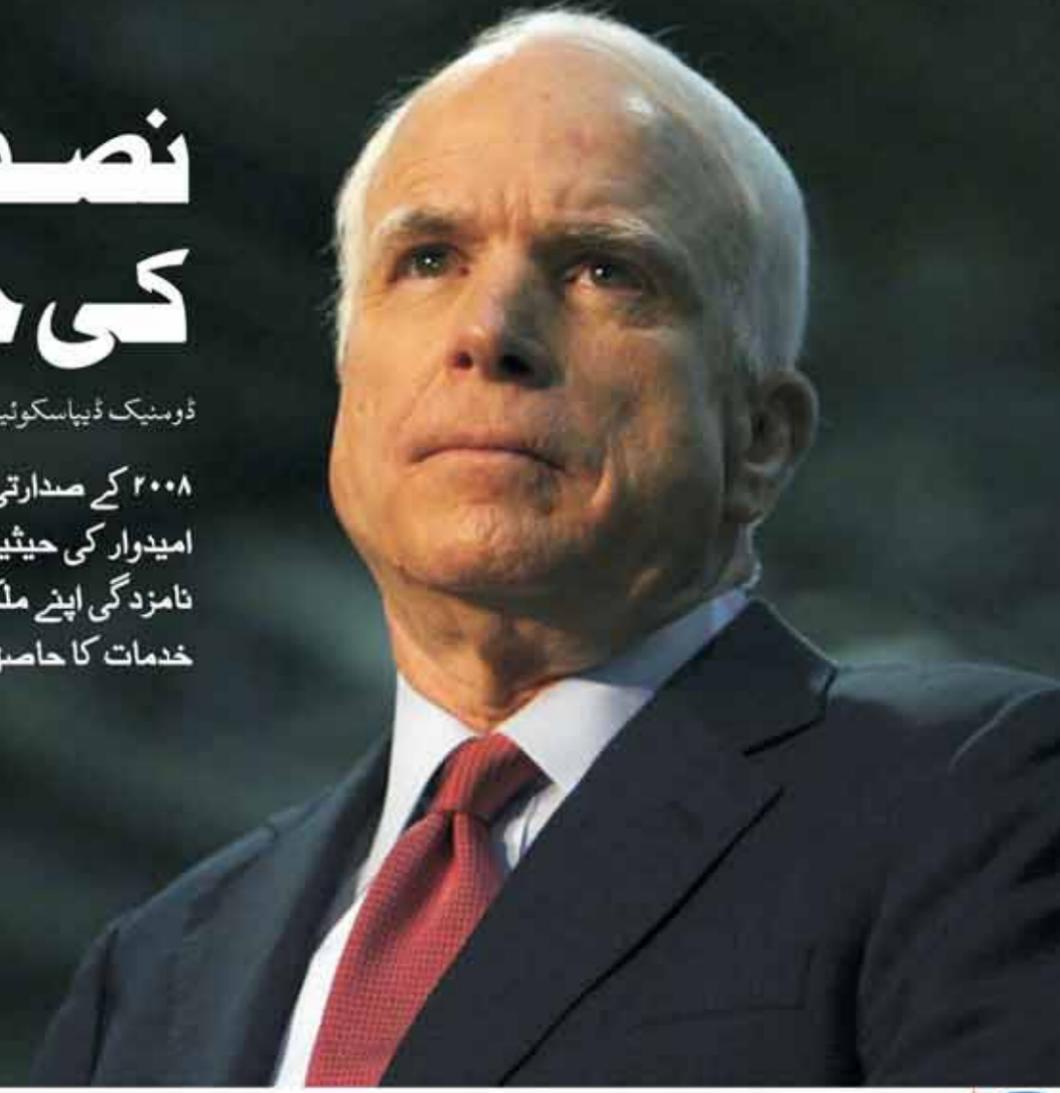
۲۰۰۸



نصف صدی کی خدمت

ڈومینک ڈیپاسکوئیل

۲۰۰۸ کے صدارتی انتخاب میں ری پبلکن امیدوار کی حیثیت سے جان میک کین کی نامزدگی اپنے ملک کے لیے ان کی ۵۰ سالہ خدمات کا حاصل ہے۔



امریکی بحریہ کے ایک جہازی، ویتنام میں جنگی قیدی، ایوان نمائندگان اور سینیٹ کے رکن کی حیثیت سے جان میک کین کی داستان حیات ایسے مربوط بنیادی خواہش سے عبارت ہے جیسے کہ اپنی سوچ کے اظہار پر آمادگی، اپنی اختیار کردہ اقدار پر سختی سے قائم رہنا اور ہر قیمت پر آزادی کے تحفظ کا جذبہ۔ ان کے سب سے زیادہ خواہشیں ہیں جو شمالی ویتنام میں ان کو قید کرنے والوں کے حصہ کا موجب ہوئے اور کبھی کبھی اپنی ری پبلکن پارٹی کے ساتھیوں کی ناگواری کا بھی موجب ہوئے لیکن یہی خواہش کروڑوں امریکی دہڑوں کی طرف سے میک کین کی حمایت اور سائنس کا بھی موجب ہوئے۔

امریکی سیاسی تقویم میں میک کین کو قومی ہیرو سے قریب ترین شخصیت قرار دیتے ہوئے دی سلور اسٹار، ڈسٹنکٹ فلاننگ کراس اور پریٹل برٹ جیسے اعزازات سے نوازا گیا جس سے ان کی اعلیٰ و ارفع شخصیت اور بھی روشن ہو گئی جو ۲۰۰۰ کے ری پبلکن صدارتی امیدوار کی نامزدگی کے لیے کھلے ذہن کے ساتھ ان کی مہم کی وجہ سے بہتر سے امریکیوں میں راسخ ہو گئی تھی۔ اس کوشش کی ناکامی کے بعد وہ امریکی سینیٹ میں قومی سلامتی کے سوال پر انتہائی قابل احترام شخصیت کے طور پر ابھرے اور ری پبلکن پارٹی میں بھی ان کی حیثیت انتہائی ممتاز ہو گئی۔

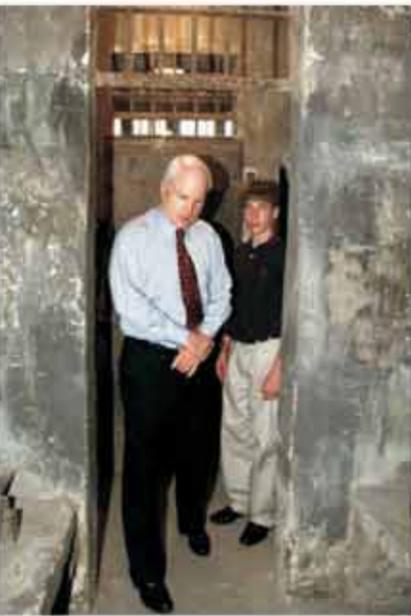
میک کین کے نزدیک عزت نفس عوامی شخصیات کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ میک کین نے خود نوشتہ سوانح حیات 'فیجھ آف مائی فائرس' میں لکھا ہے کہ "قید کے دوران جب میری عزیز ترین آزادی کا مذاق اڑایا جاتا تھا اور اس پر حطے کیے جاتے تھے تو مجھے میں اپنی عزت نفس اور اپنے ملک میں مکمل مطابقت محسوس کرتا تھا۔" وہ لکھتے ہیں کہ "سارا اعزاز ذمہ داریوں کے ساتھ ہی آتا ہے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں کو کام کرنے والوں نے اپنی ذمہ داریوں کو تسلیم کیا اور ہم اس اعزاز کے لیے شکر گزار ہیں۔"

ابتدائی زمانہ:

امریکی بحریہ کے ایڈمیرلوں کے بیٹے اور پوتے جان سٹونی میک کین ۲۹ اگست ۱۹۳۶ کو امریکہ کے زیر انتظام نہر پنما کے علاقے میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان کی فوجی وراثت کی جڑیں اسکاٹ لینڈ کے کوساروں تک پہنچتی ہیں جو حقیقتاً امریکہ میں اٹھارہویں صدی کی جنگ آزادی سے جڑی ہوئی ہیں جب میک کین کے اجداد میں سے ایک شخص ہنزل چارج، واشنگٹن کے اسٹاف کے طور پر خدمات انجام دے چکا تھا۔ ایک مثالی فوجی کے طور پر نو عمری میں میک کین کی زندگی خانہ بدوشوں جیسی تھی کیونکہ ان کے والد اکثر ایک بحری مستقر سے دوسرے پر منتقل ہوتے رہتے۔ اس مستقل منتقلی کی وجہ سے میک کین کے



دور دائیں: میک کین اور روراند کو لورڈو کی ایک ٹاؤن ہال میں ۱۹۷۳ میں ویتنام جہاں وہ پانچ سال سے زیادہ عرصہ سے جنگی قیدی تھے، سے وطن واپس ہوتے ہوئے۔ انہوں نے اپنی پہلی بیوی کیپول اور بیٹے ڈاک سے ملاقات کی جس نے قبائل مقابلوں میں پیر ٹونٹ کے بعد بیساکھی سنبھال رکھی ہے۔



دائیں: میک کین اپنے بیٹے جیک کے ساتھ ۲۰۰۲ میں اپنے دورے کے دوران شمالی ویتنام کے ہوا لو جیل کے ایک سیل کو دیکھتے ہوئے۔





سولہ ستمبر ۲۰۰۸ء کو جان میک کین اور انکی اہلیہ سنڈی پیٹر بورو، نیو ہیمپشائر میں ایک ٹاؤن ہال میں منگ کے اختتام کے بعد۔

جان میک کین اور انکی اہلیہ سنڈی پیٹر بورو، نیو ہیمپشائر میں ایک ٹاؤن ہال میں منگ کے اختتام کے بعد۔

مزاج میں ایک بیگانگی اور آزادی سی آگئی۔ وہ کہتے ہیں کہ ”ہر نئے اسکول میں جاتا تو پچھلے دوستوں کے پھرنے کی کمی پوری کرنے کے لیے اپنے بے باک رویے سے نئے دوست بنا لیتا۔ ہر نئے اسکول میں ایک مستقل دروس بن جاتا۔“

۱۹۵۳ میں میک کین نے اپنی کاپی ہائی اسکول ’الکونڈریا‘ اور جینا سے گریجویشن کیا اور امریکی نیول اکادمی میں داخلہ حاصل کر لیا جو کہ تاگزیر تھا۔ اکادمی میں انھوں نے وہاں ”نافرمانی اور بغاوت کے خود اپنے چار سالہ نصاب پر عمل کرنا شروع کیا۔“ انھوں نے وہاں ایک یار ہاش ہمہ وقت کسی پارٹی کے لیے تیار رہنے والے کی شہرت پائی، اپنے چال چلن کی وجہ سے بیٹھار شکایتیں درج کرائیں اور اکثر تعلیمی معاملات میں مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ میک کین نے مستقل مزاجی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور ۱۹۵۸ میں گریجویشن کیا اور اپنی جماعت میں ان کا نیچے سے پانچواں نمبر آیا۔

بحریہ کے جہازی اور جنگی قیدی:

میک کین کو بحریہ کے ایک افسر کے طور پر کمیشن ملا اور انھوں نے پنسا کولا، فلوریڈا میں ہوا بازی کے اسکول میں داخلہ لیا۔ وہاں ان کو ہوا بازی کی سڈل گئی۔ ۱۹۶۰ کی دہائی کے ابتدائی برسوں میں وہ بحیرہ روم میں کئی طیارہ بردار جہازوں پر مامور کیے گئے۔ ۱۹۶۰ والی دہائی کے وسط میں جب ویتنام کی جنگ نے شدت اختیار کی تو میک کین کمانڈر کی پوزیشن کے خواہشمند ہوئے اور طے کر لیا کہ جنگ کا ایک قابل لحاظ ریکارڈ اس کا ایک طریق ہے۔



کیرول کسپر، نیو ہیمپشائر میں سولہ ستمبر ۲۰۰۸ء کو۔

۱۹۶۷ میں شمالی ویتنام کے ساحل کے قریب ٹونکن میں یو ایس ایس فورٹل پر ماسوری کے دوران فلائٹ ڈک پر ایک ہینک آگ لگ گئی اور ان کا اے۔ ۳ حملہ آور جہاز سے وہ اڑانے ہی والے تھے اس میں پھنس گیا اور میک کین کی مشکل سے جان بچ سکی۔ اس کے بعد جلد ہی میک کین نے خود اس ناکارہ جہاز سے اپنا تبادلہ کرالیا اور مال بردار جہاز یو ایس ایس اور سکینی پر ایک دوسرے اسکواڈرن میں چلے گئے۔ ۱۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ کو میک کین کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدل گئی۔ بیونٹی کے ایک جنگی کارخانے پر بمباری کے دوران زمین سے فضا میں مار کرنے والے ایک میزائل نے ان کے اے۔ ۳ بمبار کار دایاں بازو اڑا دیا۔ میک کین ہوائی چھتری کے ذریعے شہر کے وسط میں ایک جمیل میں اتر گئے۔ ان کے دونوں بازو اور ایک گھٹنا

جان میک کین جنوبی پورٹ لینڈ کے مین ملیٹری میوزیم میں انتخابی مہم کے دوران جنگی سوراخوں کو مبارکباد دیتے ہوئے۔

ٹوٹا ہوا تھا۔ وہ فوراً پکڑ لیے گئے پھر وہ ساڑھے پانچ برس قید میں رہے اور اس دوران ویتنام کے کئی جنگی قیدی کیمپوں میں ان کے ساتھ سختیاں ہوتی رہیں اور اذیتیں دی جاتی رہیں۔ دیگر امریکی جنگی قیدیوں کی طرح اکثر میک کین کو بھی بری طرح پینا جاتا اور ان سے فوجی معلومات حاصل کرنے کے لیے یا امریکہ مخالف پروپیگنڈے کے لیے ان سے بیانات لینے کے لیے ان سے سختی سے پوچھ گچھ کی جاتی۔ جب انھوں نے جلد رہائی کی ایک پیشکش کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو کئی روز تک ان کی زبردست پٹائی کی جاتی رہی اور ان سے زبردستی ایک اقبالیہ بیان پر دستخط کرائے گئے جس سے انھیں بڑا دکھ ہوا۔ بڑی مایوسی اور شرمندگی کا احساس ہوا لیکن ذاتی طور پر وہ اس انتہائی گراؤت کے نتیجے میں ان کو انتہائی سخت مزاحمت کرنے والے اعزاز بھی ملا۔ بالآخر ان کے ساتھی جنگی قیدیوں نے ان کو سب سے زیادہ سخت مزاحمت کرنے والا قرار دیا۔

اس قید کے دوران جس میں دو سال کی قید تھائی بھی شامل تھی اپنی استقامت کے بارے میں میک کین کہتے ہیں وہ ”خدا پر ان کے بچے یقین، اپنے ملک اور ساتھی قیدیوں پر یقین کا نتیجہ تھا۔“ اپنے ساتھی قیدیوں کی مزاحمت اور بہادری کے بارے میں میک کین کہتے ہیں کہ ”وہ میرے لیے مشعل راہ تھے، وہ حوصلے اور یقین کی ایسی روشنی تھی جس نے باعزت طور پر گھر واپسی کی راہ روشن کر دی تھی اور اسی روشنی میں میں گھبراہٹ اور مایوسی کے خلاف جدوجہد کرتا رہا۔“

سیاست میں دخل:

امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان جنوری ۱۹۷۳ میں جو صلح نامہ ہوا اس میں سارے جنگی قیدیوں کی رہائی بھی شامل تھی، اسی کے مطابق اس سال مارچ میں میک کین کوریا کی ملی۔ دوران جنگ زخموں کی شدت کے باوجود آزادی کے بعد انھیں لانے والے ہوائی جہاز سے نکلنا آتے ہوئے اترتے انھیں دیکھا گیا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنی جسمانی کیفیت کو درست کرنے کے لیے آتی محنت کی کہ ایک بحری ہوا باز کے مرتبے کو دوبارہ حاصل کر لیا۔

۱۹۷۳ سے ۱۹۷۴ تک وہ پینٹل وار کالج واشنگٹن ڈی سی میں رہے اور ایک مقالہ لکھا جس میں قید کے دوران جنگی قیدیوں کی مزاحمت کا جائزہ لیا گیا تھا لیکن دراصل اس کے بعد انھوں نے جو کام انجام دیا اس کی وجہ سے میک کین کی زندگی کو نئی سمت مل گئی۔ میک کین نے ۱۹۷۷ میں امریکی سینیٹ کے لیے بحریہ کے رابطہ افسر کے طور پر کام کرنا شروع کیا۔

نیویارک ٹائمز نے لکھا کہ ”اسی ہی حیثیت میں وہ سیاسی زور آزمائی کے داؤں سے لطف اندوز ہوتے رہے، ذاتی دوستیاں اور پیشہ ورانہ رابطے نظریاتی تقسیم کی دونوں جانب بناتے رہے جو کہ آگے چل کر سینیٹ میں ان کے کردار کی ایک نمایاں خصوصیت نظر آئی۔“

ایڈ میرل کے عہدے پر ترقی کی پیش کش کو نظر انداز کر کے ۱۹۸۱ میں میک کین اپنی دوسری بیوی سنڈی کی وطنی ریاست ایریزونا چلے گئے۔ ان سے ۱۹۸۰ میں ان کی شادی ہوئی تھی۔ ۱۹۸۲ میں وہ کسی سیاسی عہدے کے لیے کبھی بار کھڑے ہوئے اور ایریزونا کے پارلیمانی حلقہ اول سے امریکی ایوان نمائندگان کے لیے ۶۶ فیصد ووٹوں سے منتخب ہوئے۔ ۱۹۸۳ میں ایوان کے لیے دوبارہ منتخب



کیرول کسپر، نیو ہیمپشائر میں سولہ ستمبر ۲۰۰۸ء کو۔

اوپر: جان میک کین گولڈ اور اپنی بیٹی مورگن کے ساتھ بیٹھلیم، پینسلوانیا کے کنگ سپر مارکیٹ کے پھلوں اور سبزیوں کے سیکشن میں۔ دائیں: میک کین، نیو اورلیانز کے کنڈرینہ طوفان سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے۔



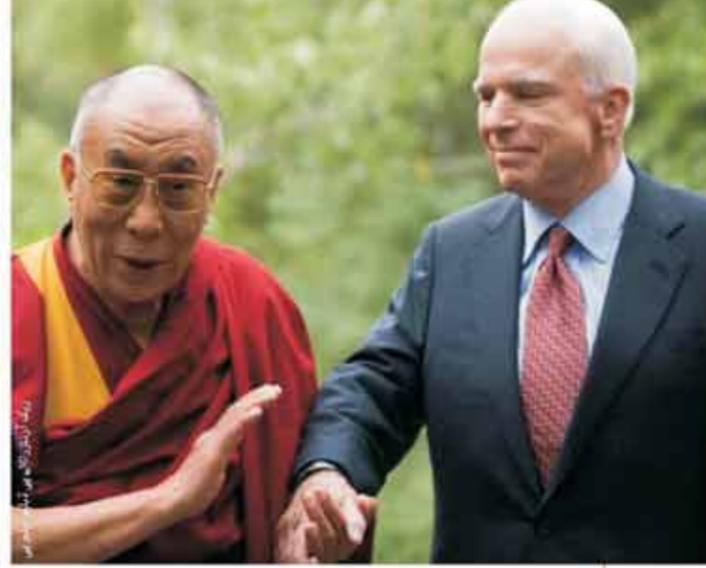
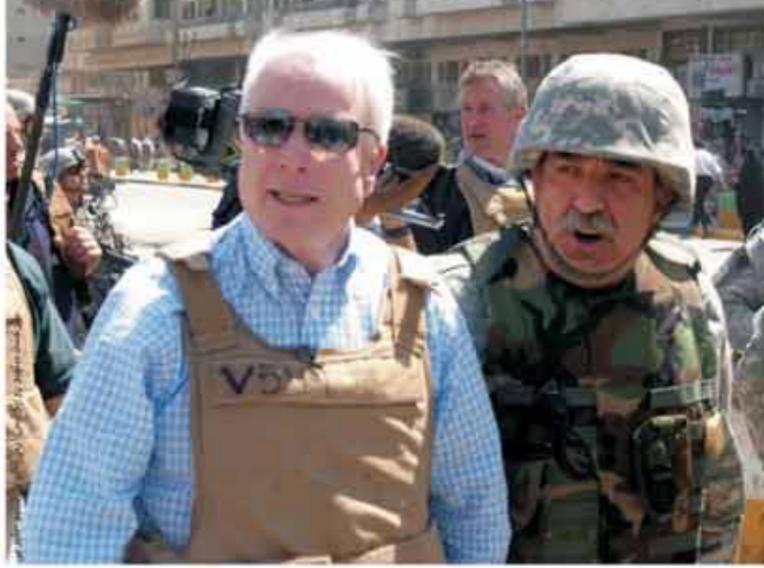
کیرول کسپر، نیو ہیمپشائر میں سولہ ستمبر ۲۰۰۸ء کو۔

ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۸۶ میں میک کین سینیٹ کی ایک سیٹ کے لیے کامیاب ہو گئے جو بیرونی گولڈ واٹر کے ریکارڈ ہونے پر خالی ہوئی تھی (جو خود بھی ۱۹۶۳ میں نامزد ری پبلکن صدارتی امیدوار تھے۔)

سینیٹری حیثیت میں ابتدائی برسوں کے دوران میک کین نے انہی مسائل پر توجہ مرکوز کی جن کے بارے میں انھیں ذاتی تجربات ہوئے تھے جیسے کہ قومی دفاع، جنگ آزمودگان کے لیے سہارا، ویتنام سے تامل رشتے قائم کرنا، اس معاملے میں وہ اپنے ساتھی ڈیموکریٹک سینیٹر اور جنگ ویتنام کے ہیرو سینیٹر جان کیری کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ ۲۰۰۳ میں جب کیری ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار ہوئے اور ان پر اپنی فوجی خدمات کو غلط طور پر پیش کرنے کا سیاسی الزام لگایا گیا تو میک کین اپنے جنگ آزمودہ ساتھی کے ریکارڈ کی تائید کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

سیاسی خطوط سے آگے بڑھ جانا بھی میک کین کے لیے کوئی غیر معمولی بات نہیں رہی ہے۔ وہ سینیٹ میں پیچیدہ اور متنازع مسائل پر ڈیموکریٹک ساتھیوں کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ کبھی کامیاب ہوتے جیسے کہ ویتنام کے ساتھ تعلقات کو امتداد پر لانے کے معاملے میں اور کبھی ناکام بھی ہوتے جیسے کہ غیر قانونی تارکین وطن کا مسئلہ حل کرنے میں ان کی اور سینیٹرز ایڈورڈ کینیڈی کی کوششیں۔

اس وقت میک کین سینیٹ کے چوتھی بار منتخب رکن ہیں اور انھوں نے پیٹریوٹک ری پبلکن سیاسی نظریات پر کانگریس میں ووٹنگ کے ریکارڈ بنائے ہیں جیسے کہ مشیو قومی دفاع، کم ٹیکس، سرگرم بجوں کی مخالفت اور اسقاط کے سوال پر زندگی کی حمایت کی پوزیشن لیکن انتخابی مہم کی رقوم کے معاملے میں اصلاحات کے متعلق ان کی کیفیت بے تعلقی کی ہی ہے، وہ فنڈوں سرکاری اخراجات کے سخت مخالف ہیں اور قانون سازوں کے پسندیدہ پروپوزیشنوں کے لیے رقوم مختص کرنے کے بھی وہ مخالف ہیں۔



صدارت کے لیے امیدواری:

میک کین نے صدارتی سیاست میں پہلی بار ۲۰۰۰ میں قدم رکھا اور ری پبلکن پارٹی کے صدارتی امیدواری کی مہم شروع کی۔ اپنے طور پر طے، خود اپنے آپ کو مستحکم اڑانے اور سیدھی صاف بات کرنے کی خوبیوں نے انہیں نہ صرف بہتر سے ووٹروں میں مقبول بنا دیا اور نہ صرف قوم کو مائل اور متوجہ کیا بلکہ انہیں روایتی پارٹی لائن سے اوپر اٹھ کر حمایت حاصل ہوئی۔ ان کی مہم کی بس "سیدھی بات ایکسپریس" کہلانے لگی۔ ہمیشہ ہی اہمیت کے حامل نیو ہمشائر کے اولین پرائمری میں مکن امیدوار چارج ڈبلیو ہش پر میک کین کو نمایاں برتری حاصل ہوئی، لیکن اس کے بعد ان کی مہم کے نتائج طے چلے رہے کیونکہ دوسری ریاستوں میں بنیادی اہمیت رکھنے والے ری پبلکن ووٹروں کی کافی تائید انہیں نہیں حاصل ہوئی۔ کیلی فورنیا اور نیویارک جیسی بڑی ریاستوں میں ناکامیوں کے بعد میک کین نے اپنی انتخابی مہم روک دی اور بش کی حمایت میں کام کرنے لگے جو نومبر کے انتخابات میں ری پبلکن صدر منتخب ہو کر وائٹ ہاؤس میں جلوہ افروز ہوئے۔

اس کے بعد کی برسوں تک میک کین قومی سیاست میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ بالآخر ۲۰۰۲ میں امریکی کانگریس نے انتخابی مہم کی مالیاتی اصلاح کا وہ اہم قانون پاس کر دیا جسے میک کین اور ڈیوکریٹک سینیٹرز سن فین گولڈ نے مشترکہ طور پر پیش کیا تھا۔ مضبوط قومی دفاع کے بڑے زور حامی کے طور پر میک کین نے ۲۰۰۳ میں عراق پر حملے کے فیصلے کی تائید کی تھی لیکن ابتدا جنگ کا جو طریقہ اختیار کیا گیا اس پر وہ سخت معترض بن گئے۔

۲۰۰۳ میں وہ سینیٹ کے لیے چوتھی بار ۲۱ فیصد کے مقابلے میں ۷۷ فیصد حمایت سے منتخب ہوئے۔ ۲۰۰۸ کے صدارتی انتخاب میں نامزدگی کے لیے میک کین کو اولین ترجیح تو نہیں سمجھا جا رہا تھا تاہم ایک مضبوط دعویدار سمجھا جاتا تھا لیکن ری پبلکن نامزدگی حاصل کرنے کے لیے بہت سارے امیدوار میدان میں آگئے اور اگلے برس شروع ہونے والے پرائمری انتخابات اور کس کے لیے ۲۰۰۷ میں منقسم ہونے لگے اسی وقت اسٹاف میں ردوبدل، سنگین مالی مسائل اور کم تر انتخابی نتائج کی وجہ سے میک کین کی مہم میں دراڑیں پڑ گئیں۔

میک کین کی زبردست قوت ارادی تھی جو جنگی قیدی کے طور پر ان کی قید کے دوران اس آزمائش سے گزرنے میں معاون ہوئی۔ اب اس ناسازگار دور میں بھی وہی تاگزیر ثابت ہوئی۔ ان کے ایک مشیر نے ان سے کہا کہ "میں نے آپ کے لیے بڑی پیچیدہ حکمت عملی تیار کی ہے۔ آپ یہ دوڑ اس وقت تک جاری رکھیے جب تک آپ اس میں آخری شخص نہ رہ جائیں۔"

میک کین نے بالکل ایسا ہی کیا، آئیو کا کس کے پہلے قومی مقابلے میں تو وہ رہ گئے لیکن ۸ جنوری کو نیو ہمشائر کے پرائمری پر انہوں نے اپنی توجہ مرکوز کی جہاں ۲۰۰۰ میں ان کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اسی ریاست میں انہوں نے کئی مہینے قیام کیا اور نیو ہمشائر کے شہرت یافتہ غیر جانبدار ووٹروں کے

ساتھ ٹاؤن ہال میں ۱۰۱ مینٹگیس کیں اور اپنے ری پبلکن حریفوں کے مقابلے میں کلیدی کامیابی حاصل کی۔ ابتدائی دور میں ووٹنگ والی ریاستوں میں کیں میک کین کو اور کیں مساجیوشس کے سابق گورنر مٹ روٹھی اور ارنسٹاس کے سابق گورنر ٹانک بکائی کو کامیابیاں ملیں۔ لیکن ۵ فروری کو پرائمری ڈے الیکشن میں جو ۲۰ سے زیادہ ریاستوں میں بیک وقت ہوئے اولین ترجیح والے امیدوار کے طور پر میک کین کی پوزیشن مستحکم ہوئی۔ کیلی فورنیا، ایلینوائی اور نیویارک جیسی بڑی آبادی والی ریاستوں میں میک کین کو کامیابی حاصل ہوئی اور انہیں اتنی بڑی تعداد میں ڈیلیکٹوں کی تائید حاصل ہوئی کہ ان کے حریفوں میں سے کسی کے حصے میں نہیں آئی۔ ۳ مارچ ۲۰۰۸ کو اوہیو اور کنساس میں میک کین کو جو کامیابیاں ملیں اس کی وجہ سے وہ ۱۱۹ ڈیلیکٹوں کی تائید کی اس حد کو پار کر گئے جو ری پبلکن صدارتی امیدوار کے طور پر نامزدگی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

میک کین صدر بنے تو؟

انتخابی مہم کے دوران میک کین کی عمر کا سوال بھی اٹھایا گیا۔ اگر وہ منتخب ہو گئے تو ۷۲ سال کی عمر میں اپنے عہدہ کا حلف لیں گے۔ انہوں نے اپنی عمر اور عہدے کے لیے اپنی تندرستی کے متعلق شکوک کا ازالہ کرنے کی بھی کوشش کی اور اسی لیے اپنی انتخابی مہم سرگرمی کے ساتھ جاری رکھی، کبھی خود اپنا ہی مذاق اڑایا جو

سب سے دائیں: میک کین، اسپین، کولو ریڈو میں دلائی لاما کے ساتھ، سینیٹر ہلیری کلنٹن اور میک کین، کابل کے کانگریسٹل ٹرپ کے دوران افغانستان کے صدر حامد کرزئی کے ساتھ، میک کین، مرکزی بغداد، عراق کے شورشہ مارکیٹ میں، میک کین، مساوتہ ڈکونا میں اسٹریٹس موٹر سائیکل ریلے کے دوران مجمع سے خطاب کرتے ہوئے۔

کہ ان کی ایک خصوصیت ہے۔ ازراہ مذاق کہتے ہیں: انتہائی پرانا ہونے جتنی کہ مٹی اور کسی عفریت سے زیادہ واہدار۔ وہ اپنی صحت اور توانائی کو اپنے متوقع عہدے کے تقاضوں کے مطابق قرار دینے کا ایک لطیف مظاہرہ کرنے کے لیے کبھی کبھی اپنی مضبوط اور توانائی ۹۶ برس کی بوڑھی ماں کو اپنے انتخابی جلسوں میں لاتے۔ میک کین کی مہم کے پلیٹ فارم سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہتری روایتی ری پبلکن پالیسیوں کے حامی ہیں لیکن جب وہ ضروری سمجھیں تو کوئی نئی راہ اختیار کرنے کے لیے بھی تیار ہوتے ہیں۔ وہ پہلے ہی سے جنگ عراق کے حامی رہے ہیں اور ۲۰۰۷ میں مزید امریکی فوجیں عراق میں بھیجنے کی حمایت کی۔ ان کا کہنا ہے کہ عراق اور افغانستان میں امریکی فوجوں کو اس وقت تک موجود رہنا چاہیے جب تک ان ملکوں میں استحکام نہ آجائے اور بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف شدت کے ساتھ جنگ جاری رکھنی چاہیے۔ یہ سب موجودہ امریکی پالیسی کے اصول ہیں۔ توانائی کے معاملے میں وہ نیوکلیئر توانائی کے زیادہ استعمال اور ساحلوں کے قریب تیل کی زیادہ نکاسی کے حامی ہیں۔ جہاں تک اقتصادی پالیسی کا تعلق ہے وہ ٹیکسوں میں بھاری کوئی کو مستقل کرنے کے حق میں ہیں جس کا قانون بش کے عہد

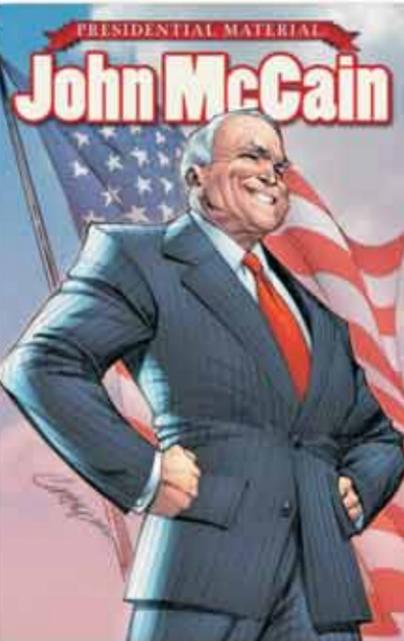
صدارت میں منظور کیا گیا ہے۔

لیکن دیگر معاملات میں میک کین نے موجودہ انتظامیہ سے مختلف طریق کار اختیار کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ خارجہ پالیسی کے معاملوں میں اتحادیوں کے ساتھ زیادہ تعاون کے طریقے کے حق میں ہیں۔ عالمگیر حدت اور آب و ہوا کے تغیرات کے معاملے میں انہوں نے زیادہ سرگرمی کا وعدہ کیا ہے، جس میں ۲۰۵۰ تک امریکہ میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں ۶۰ فیصد تک کمی بھی شامل ہے۔

۲۰۰۸ کے انتخابات کا نتیجہ کچھ بھی ہو جان میک کین بلاشبہ اپنے ملک کی خدمت کرتے رہیں گے جس کے لیے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے، اس کا سبب ان کی خودنوشت سوانح حیات کی ایک سادہ لیکن معنی خیز عبارت میں مذکور ہے، جس سے وہ سبق مترشح ہے جو ہر مقام میں قید کے دوران انہوں نے سیکھا تھا۔

وہ لکھتے ہیں: "جب تک کچھ عرصے کے لیے میں نے امریکہ کو کھو نہ دیا میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے اس سے کتنی محبت ہے۔"

ڈومینک ڈی پاسکونیل نے ۲۷ برس امریکن انفارمیشن ایجنسی اور منگہ خارجہ میں خدمات انجام دیں اور اب ایک آزاد نگار ہیں۔



اگلے سال اول آفس میں اب ب کا دور دورہ ہوگا یا ہے۔ زیادہ کا؟ جنوری میں انتخابی دن کے بعد وائٹ ہاؤس کے اسکریننگ روم میں بچوں کی فائین مقبول ہوں گی، یا ہیئر سن فورڈ کے ایڈوکیٹری مزید قسطیں جن میں ہر ایک مرد اور عورت ہے؟

بارک اوباما اور جان میک کین دونوں ہی صدر کے لئے امریکہ کی پہلی پسندینا چاہتے ہیں۔ لیکن کون سے سووی صدر امیدواروں کو زیادہ پسند ہیں؟ کس قسم کا میوزک اور ٹی وی شو وہ پسند کرتے ہیں؟

کچھ لوگوں نے یہ مشکل سوالات دریافت کیے، ایڈا انٹرنیٹ ویب سائٹ نے اس سلسلہ میں پیش رفت کی۔ میگزین کے انٹرویو <http://www.ew.com> پر جاری کیے گئے ہیں

| اوباما | میک کین |
|-------------------------------------|------------------------------|
| پسندیدہ گلوکار | جے۔ زیڈ |
| پسندیدہ فلم اور ٹی وی صدر | جیف بریجیز ڈی کنفلینڈر (فلم) |
| پسندیدہ فلم | دی گاڈ فادر |
| کون سا سہرہ پیرو بننا پسند کریں گے؟ | اسپانڈر مین ریٹ مین |
| پہلی فلم جو آپ دیکھنا چاہیں گے | بورن فری |
| کیا آپ روئے ہیں؟ | ہاں آنسو آتے ہیں |
| | ہاں بے شک |

امیدواروں کی پاپ کلچر پسند

دائیں اور دو بائیں: جان میک کین اور بارک اوباما کی بائیوگرافی پر مشتمل کومک بک کا سرورق، جس کا ٹائٹل پریسیڈنٹیل منڈریل ہے۔